١٥

Gmail by Google

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

FW: hamid ullah wazir

Jamia Darul Uloom Karachi <jamiadarulolumkhi@hotmail.com> 21 September 2013 11:20
To: daruliftadarululoom <daruliftadarululoom@gmail.com>

Date: Thu, 19 Sep 2013 05:47:12 -0700
From: alhamidwazir@yahoo.com
Subject: hamid ullah wazir
To: jamiadarulolumkhi@hotmail.com

masalh.inp
11K

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کو روپے کی ضرورت ہیں وہ عمران کے پاس جاتا ہے۔ کہ مجھے سات لاکھ روپے اُدھار دے دیں۔ عمران اُن کے لئے سات لاکھ روپے کی سونا خرید تا ہیں فی تولہ سونا 54000 چھوون ہزار روپے ہیں اور اسکو 80000 ہزار روپے میں دیتا ہے 6 ماہ کی مدت پر کیا یہ بیع صرف ہے یا نہیں۔ اور اس طریقے سے کاروبار کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال: منصوبہ بندی میں نوکری کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال: ایک مسجد میں بیک وقت تین آذانیں بغیر لاوڈ سپیکر کے آواز پہنچانے کیلیے دینا کیسا ہے خواہ تینوں مسجد کے اندر ہو یا باہر۔

حمید اللہ وزیر نمبوت خیل ڈومیل ضلع بنوں

دار الافتاء
فتویٰ نمبر
مورخہ

9/21/2013 12:04 PM

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔صورت مسئولہ میں اگر عمران ۵۴۰۰۰ چون ہزار روپے کا سونا خرید کر آگے ۸۰۰۰۰ اسی ہزار روپے میں ادھار پر فروخت کرنے میں سود کا حیلہ ہے، کیونکہ معاملہ سونے کا ہے جو منصوص طور پر فروخت کرتا ہے تو بازاری ریٹ سے زیادہ میں ثمن خلقی ہے اور نوٹ اگرچہ ثمن عرفی ہے مگر اس پر احکام صرف کا اطلاق نہ ہونا منصوص نہیں، مجتہد فیہ ہے اور اموال ربویہ میں شبہ سے بھی حرمت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے اس طرح کاروبار کرنا نفع کمانے کے لیے جائز نہیں، سونے میں احتیاط تو اس میں ہے کہ نوٹ سے بھی ہاتھ در ہاتھ بیچا جائے لیکن اگر ضرورت سے ادھار پر بیچنا ہو تو بازاری ریٹ پر ہی فروخت کرنا ضروری ہے بازاری نرخ سے زائد میں فروخت کرنے سے مکمل اجتناب کیا جائے اور بازاری نرخ پر بیچنے کی صورت میں بھی مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔

(۱)عقد یعنی فروخت کرنے کے وقت ہی کل قیمت اور کل مدت کا تعین ضروری ہے جیسے کے سوال میں مذکور ہے۔

(۲)مذکورہ صورت میں چونکہ ایک طرف سے ثمن خلقی (سونا) ہے، لہذا ادھار کی صورت میں عاقدین کے جدا ہونے سے پہلے مجلس عقد میں سونے پر قبضہ کرنا ضروری ہے۔ (مأخذہ التبویب ۵۴/۷۹۱)

نیز یہ "بیع صرف" نہیں ہے کیونکہ "بیع صرف" صرف ثمن خلقی یعنی سونے چاندی کے تبادلے میں ہوتی ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (5 / 177)

فَإِذَا اسْتَقْرَضَ مِائَةَ دِينَارٍ مِنْ نَوْعٍ فَلَا بُدَّ أَنْ يُوَفِّيَ بَدَلَهَا مِائَةً مِنْ نَوْعِهَا الْمُوَافِقِ لَهَا فِي الْوَزْنِ أَوْ يُوَفِّيَ بَدَلَهَا وَزْنًا لَا عَدَدًا، وَأَمَّا بِدُونِ ذَلِكَ فَهُوَ رِبًا لِأَنَّهُ مُجَازَفَةٌ

المبسوط للسرخسي - (13 / 7)

وَإِذَا عَقَد الْعَقْدَ عَلَى أَنَّهُ إلَى أَجَلِ كَذَا بِكَذَا وَبِالنَّقْدِ بِكَذَا أَوْ قَالَ إلَى شَهْرٍ بِكَذَا أَوْ إلَى شَهْرَيْنِ بِكَذَا فَهُوَ فَاسِدٌ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يُعَاطِهِ عَلَى ثَمَنٍ مَعْلُومٍ وَلِنَهْيِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَهَذَا هُوَ تَفْسِيرُ الشَّرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَمُطْلَقُ النَّهْيِ يُوجِبُ الْفَسَادَ فِي الْعُقُودِ الشَّرْعِيَّةِ وَهَذَا إذَا افْتَرَقَا عَلَى هَذَا فَإِنْ كَانَ يَتَرَاضَيَانِ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى قَاطَعَهُ عَلَى ثَمَنٍ مَعْلُومٍ، وَأَتَمَّا الْعَقْدَ عَلَيْهِ فَهُوَ جَائِزٌ؛ لِأَنَّهُمَا مَا افْتَرَقَا إلَّا بَعْدَ تَمَامِ شَرْطِ صِحَّةِ الْعَقْدِ

(۲)۔۔۔خاندانی منصوبہ بندی کی دو صورتیں ہیں، ایک قطع نسل یعنی ایسا طریقہ اختیار کرنا کہ دائمی طور پر مرد یا عورت اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہے اور دوسری صورت منع حمل یعنی ایسا طریقہ یا دوائی استعمال کرنا جس کے سبب سے حمل نہ قرار

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

پائے، پہلی صورت عام حالات میں ناجائز ہے اور دوسری صورت کی انفرادی طور پر وقتی حالات میں اگر کوئی عذر ہو تو گنجائش ہے، لیکن اگر خاندانی منصوبہ بندی کا طریقہ اختیار کرنے کے پیچھے فقہ وافلاس یا اقتصادی بدحالی کا خطرہ ہو تو یہ فعل ناجائز اور حرام ہے، اسی طرح خاندانی منصوبہ بندی کی ترویج وترقی اجتماعی طور پر کوشش بھی شرعاً درست نہیں ہے اور مروجہ خاندانی منصوبہ بندی کا ادارہ چونکہ اجتماعی طور پر قطع نسل اور منع حمل میں مصروف ہے اس لیے اس ادارے میں ملازمت سے احتراز کرنا چاہیے۔ (مأخذہ التبویب ۵۲/۷۷۳)

(۳)۔۔۔ مسجد اور خارج مسجد میں ضرورت کے وقت بیک وقت تین اذانیں ایک ساتھ دینا تاکہ لوگوں تک آواز پہنچ جائے درست ہے، یعنی ناجائز نہیں۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (1 / 390)

قَالَ فِي شَرْحِ قَوْلِهِ وَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُونَ الْأَذَانَ الْأَوَّلَ تَرَكَ النَّاسُ الْبَيْعَ، ذَكَرَ الْمُؤَذِّنِينَ بِلَفْظِ الْجَمْعِ إخْرَاجًا لِلْكَلَامِ مَخْرَجَ الْعَادَةِ، فَإِنَّ الْمُتَوَارَثَ فِيهِ اجْتِمَاعُهُمْ لِتَبْلُغَ أَصْوَاتُهُمْ إلَى أَطْرَافِ الْمِصْرِ الْجَامِعِ اهـ.

فَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ غَيْرُ مَكْرُوهٍ؛ لِأَنَّ الْمُتَوَارَثَ لَا يَكُونُ مَكْرُوهًا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد

محمد غفر اللہ لہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۲ ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ

۲۸ اکتوبر ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
محمود اشرف غفر اللہ
۲۲/۱۲/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۲/۱۲/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح
۲۲/۱۲/۱۴۳۴ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۱۵۷/۱۰
مورخہ ۱۴۳۴/۱۲/۲۳
۲۰۱۳/۱۰/۲۹

Scanned by CamScanner